مشرقِ وسطیٰ

پوپ جان پال دوم کا دورۂ لبنان ملتوی ہو گیا۔

پوپ جان پال دوم کافی عرصے سے عہد نامۂ قدیم و جدید کی سرزمین فلسطین کے دورے کا پروگرام رکھتے ہیں، مگر ماضی میں اسرائیل کے بارے میں ویٹیکن کے اصولی موقف کے پیش نظر یہ ممکن نہ تھا۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۹۳ء کو اسرائیل اور ویٹیکن کے درمیان سفارتی روابط قائم کرنے کے لیے فریقین نے ایک "بنیادی معاہدہ" پر اتفاق کیا جس کے مطابق سالِ رواں کے وسط میں دونوں فریق سفیروں کا تبادلہ کریں گے۔ پوپ جان پال کے دورۂ بیت المقدس کے ابتدایے کے طور پر طے کیا گیا کہ وہ ۲۸ مئی سے لبنان کا پانچ روزہ دورہ کریں گے۔ اس سلسلے میں اقدامات کیے گئے اور سفارتی سطح پر ۳ مارچ کو اُردن کے ساتھ قیامِ روابط کا اعلان ہوا۔ اب ویٹیکن اسرائیل کے چاروں ہمسایہ ممالک - لبنان، شام، مصر اور اُردن - کے ساتھ سفارتی تعلقات رکھتا ہے۔

پوپ کے دورۂ لبنان کے حوالے سے ویٹیکن طے شدہ اقدامات کرتا رہا، مگر ۲۵ فروری کو مسجدِ ابراہیمی (حبرون) میں متشدّد اور انتہاء پسند یہودیوں نے ساٹھ مسلمانوں کو اُس وقت خون میں نہلا دیا جب وہ اپنے رب کے حضور جھکے ہوئے تھے۔ (ابتداءً جو خبر آئی تھی کہ یہ فعل "ایک" مجنون یہودی کا تھا، غلط تھی۔ اس انتہا پسند یہودی کے ساتھ چند دوسرے افراد بھی شامل تھے۔) ابھی ان شہداء کا غم تازہ تھا کہ دو روز بعد بیروت کے نواح میں ایک مارونی چرچ میں گیارہ پونڈوزنی بم اُس وقت پھٹا جب لوگ اپنے مذہبی مراسم کی انجام دہی میں مصروف تھے۔ ۹ افراد جان بحق ہوئے اور ۵۵ زخمی ہو گئے۔ لبنان کی طویل خانہ جنگی میں بھی اِس نوعیت کا کوئی حادثہ نہیں ہوا تھا۔ گزشتہ بیس برسوں میں پہلی بار براہِ راست ایک چرچ بم کے دھماکے کا نشانہ بنا۔ بیروت کے اِس دھماکے اور ردِ عمل سے یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ شاید پوپ کا دورہ ملتوی ہو جائے گا، تاہم ویٹیکن کے شعبۂ امورِ خارجہ نے دھماکے کی مذمّت کے ساتھ یہ کہا کہ پوپ حسبِ پروگرام دورہ کریں گے۔ (۸ مارچ) اپریل کے آغاز میں ایک عراقی مسیحی رہنما نے دُنیا کو بتایا کہ پوپ نے حکومت عراق کی یہ دعوت قبول کر لی ہے کہ وہ عراق کا دورہ کریں گے۔ اگرچہ عراق کے دورے کی کوئی تاریخ مذکور نہیں تھی، تاہم یہ اُمید بندھی کہ پوپ لبنان جا رہے ہیں۔ مگر بیروت میں بعض اُن مقامات پر بم پکڑے جانے پر دورے کا التواء یقینی ہو گیا جہاں پوپ کو اپنے دورے کے دوران میں جانا تھا۔ پوپ کے ذاتی تحفّظ کے ساتھ اُن ہزاروں افراد کی سلامتی اور تحفّظ اہم مسئلہ ہوتا ہے جو اُن کے عام خطابات سننے جمع ہوتے ہیں۔ پوپ نے یہ روایت قائم کر رکھی ہے کہ وہ

پبلک مقامات پر خطابات کو ترجیح دیتے ہیں۔ بالآخر بڑھتے ہوئے تناؤ نیز پوپ اور اُن کے ساتھ جانے والے افراد کے تحفظ کی خاطر پوپ نے اپنا دورہ غیر معینہ مدّت کے لیے ملتوی کر دیا ہے۔

ایشیا

بنگلہ دیش: بُت پرست "سنتال" کیتھولک مبشّرین کا ہدف میں۔

بنگلہ دیش کے شمالی اضلاع، بالخصوص دیناج پور میں آباد سنتال قبیلے کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اِس خطّے کے قدیم ترین قبائل میں سے ہے جو صدیوں پر محیط سفر میں اپنا وجود قائم رکھنے میں کامیاب رہا ہے۔ قبیلے کی کل آبادی ڈیڑھ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے جو دس گیارہ گروہوں میں منقسم ہے۔ سنتال آبادی کی غالب اکثریت جدید زندگی کی سہولتوں سے محروم ہے۔ ان کی بستیوں میں اسکول ہیں اور نہ طب وصحت کے مراکز ہیں۔ پرانے طرز کی کھیتی باڑی اور جنگلی جانوروں کے شکار پر اُن کی گزر بسر ہے۔ سوّر اور دوسرے جنگلی جانور حتیٰ کہ چوہے تک کھا لیتے ہیں۔ سنتال لوگوں کی زندگی باپ دادا سے چلی آنے والی روایات پر مبنی ہے۔ گانے بجانے اور ناچنے کے شوقین ہیں۔ چودہویں کی رات اور چاول کی فصل اٹھانے پر جشن مناتے ہیں۔ خوب ناچتے گاتے ہیں اور ایک قسم کا خانہ کشید نشہ آور مشروب پیتے ہیں۔

سنتال آبادی کے علاقوں میں گزشتہ چند برسوں سے پانچ مختلف کیتھولک مشنوں سے وابستہ دو سو مبشّرین کام کر رہے ہیں۔ ان مبشّرین نے کئی دیہات بسائے ہیں جن میں بنگلہ دیش کے اوسط دیہات کی نسبت تعلیم، طب وصحت اور روزگار کی زیادہ سہولتیں میسر ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق مبشّرین سنتال آبادی کے ۴۰ فیصد کو حلقۂ مسیحیت میں لانے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور اُن کی سرگرمیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ نومسیحی سنتال تبدیلی مذہب سے خوش ہیں اور بالعموم کہتے ہیں کہ ہمیں مشنوں نے صاف پانی کے کنویں، قابلِ کاشت زمین، روزگار اور تعلیم وصحت کی جو سہولتیں دی ہیں، ان کے بارے میں ہم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

سنتال آبادی میں تبشیری سرگرمیوں کے خلاف مقامی مسلمانوں نے آواز بلند کی مگر اس کا کوئی خاص نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اب خود سنتال قبیلے کے کچھ جدید تعلیم یافتہ لوگ اپنی "روایات" کے تحفّظ کے لیے میدانِ عمل میں آرہے ہیں۔ تاہم ایک سنتال رہنما گنیش کی رائے میں، جو ایک کالج میں پڑھاتے ہیں، "سنتال اتنے غریب اور بے یار ومددگار ہیں کہ نیم بھوکے افراد مبشّرین کی پیش کردہ لالچ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ (رپورٹ: رائٹر، روزنامہ "دی نیوز انٹرنیشنل"، اسلام آباد۔ یکم فروری ۱۹۹۴ء)